Qualitative Research Journal for Social Studies
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

"ناول "ابلیس" میں منظر نگاری احساسات وجزبات کے تناظر میں"

ڈاکٹر طارق بن عمر

فرحان احمد اعوان

Abstract:- Nimra Ahmed's Novel "Iblees" is a story where man always fights with himself. Where on one side there is a portrayal of the good and pious, and on the other hand a darkness that has no shore.
How Man's restlessness makes him go from attainment to non-attainment. How a family break apart and what is the Journey of truth Nimra Ahmed has presented a beautiful portrayal through her characters.
Keyword: Man, Darkness, Shore, Iblees, Scene, Emotions.

تخلیق:- نمرہ احمد کا ناول "ابلیس" ایک ایسی کہانی ہے جہاں انسان ہمشہ خود سے لڑتا ہے۔ جہاں ایک طرف نیک اور پارسا کی منظر کشی ہے تو دوسری جانب ایک ایسا اندھیرا جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ انسان کی بے چینی کس طرح اُسے حاصل سے لاحاصل بناتی ہے۔ خاندان کیونکہ بکھرتا ہے، اور سچ کا سفر کیا ہے۔ نمرہ احمد نے اپنے کرداروں سے بہت خوبصورت منظر نگاری پیش کی ہے۔
کلیدی الفاظ:- انسان، اندھیرا، کنارہ، ابلیس، منظر، جزبات۔

نمرہ احمد نے ناول "میں انسانی خواہشات کی جو منظر نگاری کی ہے، اُس نے ارتقائی سوچ کو پروان چڑھایا ہے کہ انسان جبلت سے کبھی دور نہیں ہو سکتا۔ بے شک وہ اپنی ایک الگ دنیا بسانے کی کوشش کرے، لیکن وہ کسی ماحول سے فرار نہیں ہو سکتا۔ اس احساس و جزبات کو لے کر نمرہ احمد کا ناول "ابلیس" اُن متحرک سوچ کو پروان چڑھاتا ہے جہاں پر معاشرے میں پائی جانے والی فکری سوچ اپنی حسرتوں، محرومیوں، دکھوں کے ساتھ پوری شدت کے ساتھ موجود ہوتی ہے۔ ان ہی احساسات کی ایک تصویر کچھ یوں بیان ہے۔ جہاں پر ایک جانب انسانی خدوخال کی کہانی ہے تو دوسری جانب اِس خدوخال میں چھپی ہوئی جزبات کی کہانی پنہاں ہے۔

"وہ روسٹرم پہ کھڑے اپنے سنجیدہ انداز میں لیکچر دے رہے تھے۔ تیکھے نقوش خوبصورت آنکھیں، صاف رنگت، جیل سے پیچھے کیے بال، قیمتی اور نفیس ایش گرے ٹو پیس میں ملبوس، وہ بلا کے ہینڈسم تھے۔ صرف وجاہت نہیں ایک اور کشش بھی ان کے اندر تھی، جو مقابل کو اوندھے منہ گرا دیتی۔ وہ کشش کیا تھی۔ میں اسے کوئی نام نہ دے سکی۔ بس کوئی مقناطیسی اثر تھا جو ان کے گرد پھیلا تھا، اور اس مقناطیس سے کو محفوظ نہیں رہا تھا۔ کلاس ختم ہوئی تو سب کے لبوں پر ایک ہی نام تھا۔ سر رضا حیات خان"(1)

Qualitative Research Journal for Social Studies
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

نمرہ احمد نے کہانی کے واقعات کو اپنے کرداروں کے زریعے یوں پیش کیے کہ جہاں مناظر ہوں۔ جہاں حقیقت کے رنگ ہوں، جہاں فطرت جلوہ افروز ہو، پڑھنے اولا اس طرح محسوس کرے کہ جیسے وہ خود کردار کے روپ میں موجود ہے، اور الفاظ تصویر بن کر نظروں کے سامنے آجاتے ہیں، دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہ سکتے ہیں کہ موضوع اور حالات کو اگر منصف جیتی جاگتی تصویر میں ڈھال دے تو یہ ناول نگار کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ اور نمرہ احمد اِس میں بہت حد تک کامیاب رہی ہیں۔ تقدیر میں انسانی رشتے کیا اہمیت رکھتے ہیں۔ اِن کیفیات کی منظر کشی قاری پر یوں طاری کرتا ہے۔ جیسے انسان کا وجود ہی کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بنا ہے۔

ڈاکٹر محمد احسن فاروقی لکھتے ہیں۔

"ناول نگار اپنے ماحول دو طرح سے سامنے لاتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ سماج کے بازاروں، کلبوں، سڑکوں وغیرہ کی حالت پیش کرتا ہے دوسرے یہ کہ مناظرِ قدرت کو پیش کرتا ہے، جس میں جنگلوں، پہاڑوں، دریاؤں وغیرہ کی تصویریں ہمارے سامنے لائی جاتی ہیں ان دونوں حالتوں میں ناول نگار اپنی قوت واقعہ نگاری دکھاتا ہے۔(2)

نمرہ احمد "ابلیس" میں ان امور کا خاص خیال رکھا ہے، یوں تمام فنی لوازمات کو پورا کیا ہے۔ ربط و تسلسل میں کہیں جھول کو پیدا نہیں ہونے دیا"بارش کے قطرے ٹپ ٹپ کھڑکی کے شیشے پر پھسل رہے تھے۔

کافی دیر ہوئی طوفان تھم چکا تھا اور اب مینہ کی آخری بوندیں گر رہی تھیں۔ وہ رائیٹنگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھے، قلم انگلیوں میں گھماتے۔ کسی گیری شوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ قلم کا ڈھکن اتار کر کاغزوں کے اس پلندے پر رکھا ہوا تھا۔ جو اُن کے سامنے میز پر پڑا تھا۔ وہ شاید کچھ لکھنا چاہتے تھے۔ مگر لکھ نہیں پا رہے تھے، اُن کے چہرے پر تفکر کی لکیریں عمر کی لکیروں سے زیادہ تھی۔ عمر بھی کم نا تھی۔ تقریباً پچاس کے لگ بھگ تو ہوں گے۔ ہاں قلموں سے سفید اور مونچھیں سرمئی تھیں۔(3)

تنہا زندگی کی ساری داستان پیشانی پر رقم تھی جیسے جیسے کہانی آگے بڑھتی ہے، بعض مقامات پر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ کردار جو "سر رضاحیات خان" کے نام سے آگے بڑھا تھا اس مرحلے پر پہنچ چکا ہے کہ جہاں احساسات اپنے اندر جنم لیتے ہیں۔

Qualitative Research Journal for Social Studies
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

دل و دماغ پر ایک ایسی تصویر منعکس ہونے لگتی ہے۔ جب آدمی مکمل طور سے تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔ یہاں پر نمرہ احمد نے موقع اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے انسان کے اپنے اندر کی فطرت کو نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ اِس جانب بھی اشارہ کیا ہے کہ ایک انسان کی زندگی میں بعض موڑ کیوں آجاتے ہیں کہ جہاں پر جذبات کی شدت انسانی دل و دماغ کو ایک نئی زندگی کی شروعات کی نوید دیتے ہیں، اس طرح کی منظر نگاری "ابلیس" میں اِس لئے بھی شاید موجود ہے کہ جہاں ایک جانب مادیت موجود ہے، وہیں دوسری جانب ایک ایسا سفر بھی ہے جو نظر تو نہیں آتا لیکن ہماری احساسات میں ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ اس کی پہچان کس بھی انسان کو ایک مضبوط اعصاب اس لئے بھی عطا کرتی ہے کہ تلاش سفر ہمیشہ زندگی کی ایک نئی شاہراہ کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

وہ کب کیسے اس کی محبت میں مبتلا ہو گئے، انہیں علم نہ ہو سکا۔ بس وہ ہر رات کھڑکی کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ کافی کے کپ پر کپ پیے جاتے دور کہیں گونجنے والی مدھم سرگوشیاں سنتے رہتے۔ کاغزوں کے پلندے پیلے پڑنے لگے تھے۔ بند قلم پر دھول جمنے لگی تھی۔ وہ تھے، اُن کی تنہائی تھی اور دیوار پر حرکت کرتے سائے تھے۔ زندگی بس یہیں تک محمدود ہو گئی تھی۔(4)

اگر ہم ناول "ابلیس" کا بغور مطالعہ کریں تو ہم ایسا محسوس کرتے ہیں کہ کہانی کے اُتار چڑھاؤ نے جہاں ایک جانب تجسس کو برقرار رکھا وہیں واقعہ کے احساسات کی منظر نگاری نے پس منظر میں چھپے ہوئے عناصر کو ایک خوبصورت پیراء عطا کیا۔

جب مصنف کا قلم اگر کسی کی انکھ کا انسو بن جائے یا لبوں کی مسکراہٹ کو جنم دے تو پڑھنے والا اس خاص کیفیت میں کھو جاتا ہے جیسے ہم الفاظ نہیں بلکہ ان الفاظ سے اٹھنے والے محسوسات کو اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں تبدیل ہوتا ہوا وقت حقیقت سے قربت ارد گرد کا ماحول ایسی تصویریں سامنے لے کر آتے ہیں جہاں پڑھنے والا خود کو ایک کردار سمجھنے لگتا ہے

علی عباس حسینی کہتے ہیں

کوئی قابل قدر ناول منظر نگاری سابندی اور مرقع کشی سے خالی نہیں ہو سکتا اور اطناب و ایجاز کا رکھ لر انہیں "پس منظر" میں پیش کرنا فن کارانہ ہوشیاری و ہنر مندی کی دلیل ہے۔

اس مقام پر یہ نقطہ یاد رکھنا کہ قابل ہے کہ منظر کرداروں کے مختلف سیرتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے نہ کہ محفل صبح و شام گرم و سرما کی تصویر کشش کے لیے۔(5)

Qualitative Research Journal for Social Studies
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

جب ہم ناول ابلیس میں گمان تک پہنچتے ہیں تو قاری کے ذہن میں کچھ شکوک وشبہات جنم لیتے ہیں کیا انسان زندگی کی دوڑ میں ان عناصر کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے یا پھر بیرونی عوامل اس سے اس حد تک مجبور کر دیتے ہیں کہ ایک فرد ہاں اور نہ کے درمیان تقسیم ہو کر رہ جائے۔

ناول ابلیس میں قیاس اور حقیقت کا جو امتزاج پیش کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ انسانی ذہن جس طرح جہاں ایک جانب ولہانہ عقیدت کا اظہار کرتا ہوا نظر اتا ہے تو دوسری جانب شک کی لہریں دی اس کے اندر جگہ بناتی جاتی ہیں نمرا احمد نے ناول ابلیس میں جہاں ایک جانب انسانی سوچ یا نفسیات کا گہرا مشاہدہ پیش کیا ہے وہیں پر زندگی کو سمجھنے کے لیے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ نشیب و فراز ہی ایک انسان کو اس کی منزل کے قریب کرتا ہے معاشرتی تبدیلیاں کس قدر ایک انسان کی سوچ کو تبدیل کرتی ہیں اس کی منظر نگاری اپنے پورے جذبات وہ احساسات کے ساتھ موجود ہے "دونوں ہاتھ رنگین پر جمائے اور جھک کر ٹریس سے نیچے دیکھ رہی تھی دور دور تک کالونی میں خاموشی اور اداسی کا راج تھا شام کی نلاہٹ ہر سو اترنے لگی تھی پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے اونچے خوبصورت بنگلے قطار میں خاموشی سے کٹرے تھے فضا میں ایک نا محسوس سا بوجھل پن تھا غیر دلچسپ پکار اور بے رنگ سا منظر اس کی نگاہیں مایوسی پلٹ ائیں بے حد بوریت بھری جگہ تھی وہ اس اگر اسے پہلے علم ہوتا تو کبھی خالہ کے گھر چھٹیاں گزارنے نہ اتی پچھتاوے بھرے تعصب سے اس نے چھٹکا پھر گردنوں موڑی نگین شیڈ تلے کرسی پہ بیٹھی ناول میں گم تھی۔(6)

نمرہ احمد نے ظاہر و باطن دونوں پہلوؤں کو اپنے کرداروں کی مدد سے کہانی کی منظر کشی کی جذبات میں روئے ہوئے حقیقت کے موتی کو زندگی میں ماضی اور حال کے ساتھ پیش کیا جبکہ کردار منائل وجہانگیر شاہ اپنی ذات کے منوانے ایک محل نما گھر میں پہنچتی ہے تو قاری یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آخر انسان کا حاصل کیا ہے

شیور اپ جہانگیر شاہ سے کہیں مجھے میرا حصہ دے دے اور اپنا نام بھی شیلا کی انکھوں میں الجھن اتری جہانگیر کیوں تمہیں کچھ دے تمہارا کیا تعلق ہے اس سے شادی کا وعدہ کر رکھا ہے اس نے کیا منال نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا کیا میری انکھیں بھی اپ کو کچھ نہیں بتاتی منیر شاہ میری انکھیں میں دیکھیں اور اور سنے میں جہانگیر شاہ کی بیٹی ہوں ان کے ایک پرانے گناہ کا ثبوت۔(7)

Qualitative Research Journal for Social Studies
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

اس ناول میں تہذیب کی رنگ بھی بیان کیے گئے ہیں تو زندگی کی فطرت کو اس کی ترتیب بھی دی گئی ہے زہنی کیفیات کے ساتھ ساتھ خاص طور پر اس بات کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے کہ ایک فرد جب جسمانی طور پر الجھنوں کا شکار ہو تو اس کی ذہنی کیفیت کیا ہو گی خیالات کو زندگی عطا کی مناظر کو اس طرح سے ایک دوسرے سے سمویا کہ انفرادی اور اجتماعی تصویر اپنی پوری تلخ حقیقتوں کے ساتھ سامنے ائی زماو مکاں کے اثرات اور پھر ان اثرات کی جزیات کس طرح زندگی کے رخ بدلتے ہیں اور ایک انسان کا مستقبل اس کی پوری ارزوؤں کے ساتھ حقیقت بن جاتا ہے یہ وہ باریک باریک اجزاء ہے جو اس ناول ابلیس میں اپنی پوری جمالیات کے ساتھ موجود ہیں احساس کا تصور اپنے اندر کیا رنگ رکھتا ہے ناول کا اختتام بناتا ہے

میں روز امید لے کر جاتی ہوں اور میں روز ٹوٹی امید کے ساتھ ٹوٹتی ہوں مجھے اس امید کے کھیت کو روز پانی دینا پڑتا ہے مگر پھر بھی کسی کبھی کبھی یہ سوکھنے مر جانیں لگتا ہے میری زندگی کا اب ایک ہی مقصد رہ گیا فرہاد صاحب کے میں پھونکوں کو کھانا کھلاؤں تا کہ میرے بچے بھوکے نہ رہیں میں بے گھر لوگوں کو پناہ دوں تا کہ کہیں دنیا کے کسی دوسرے خطے میں میری لاپتا محبتوں کو پناہ مل جائے میں گھونسلے سے گرے پرندوں کو اٹھا کر واپس گھونسلوں میں ڈال دوں شاید کہ میرے بچے کبھی لوٹ ائیں۔(8)

ناول ابلیس اس بات کی جانب اشارہ کرتا ہے کہ انسان کا عمل اگر معاشرتی حقائق کو بیان کرنے لگ جائے تو وہ اپنے اندر ایسا ساتھ ہو جذبات کی عکاسی کرتا ہے نمرا احمد کے ناول ابلیس میں منظر نگاری نے یہ پیغام ضرور دیا ہے کہ اگر انسان اپنے اندر استقامت اور صبر کو قائم رکھے تو وہ اپنی شخصیت میں سچے جذبے کو نہ صرف پروان چڑھا سکتا ہے بلکہ محبت میں خلوص کے رنگ بھی بکھیر دیتا ہے

Qualitative Research Journal for Social Studies
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

حوالہ جات:-

1۔ نمرہ احمد ناول "ابلیس"، علم و عرفان پبلیشرز لاہور، اپریل 2013۔
2۔ احسن محمد احسن فاروقی، ڈاکٹر، ناول کیا ہے؟ س ن صفحہ 32۔
3۔ نمرہ احمد، ناول "ابلیس" علم و عرفان پبلیشرز لاہور اپریل 2013۔
4۔ ایضا صفحہ 46۔
5۔ علی عباس حسینی اردو ناول کی تاریخ و تنقید س ن صفحہ 44۔
6۔ نمرہ احمد ناول "ابلیس" علم و عرفان پبلیشرز لاہور اپریل 2013 صفحہ 49۔
7۔ ایضا صفحہ 93۔
8۔ ایضا صفحہ 158۔